REGD No. L. 5254
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نمبر ۴۹
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
الفضل ربوہ
خطبہ نمبر ۷
یوم پنجشنبہ
۱۰ شعبان ۱۳۷۸ھ
فی پرچہ ۱۰/
جلد ۴۸/۱۳ ۱۹ تبلیغ ۱۳۳۸ ہش ۱۹ فروری ۱۹۵۹ء نمبر ۴۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۸ فروری۔ جیسا کہ قبل ازیں اطلاع شائع ہو چکی ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت ٹانگ میں درد کی شکایت کے باعث کافی دنوں سے ناساز چلی آ رہی ہے۔ احباب خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو جلد صحت یاب فرمائے۔ اور اپنے فضل سے پوری صحت و عافیت کے ساتھ کام کرنے والی لمبی عمر عطا کرے۔ آمین

خطبہ جمعہ

دوست تحریک جدید اور وقف جدید کے وعدے جلد سے جلد بھجوائیں

اپنے وعدوں کو بڑھا کر پیش کرنا دنیا میں اسلام کی ترقی اور خدا تعالیٰ کی خوشنودی کے حصول کا موجب ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۳؍ فروری ۱۹۵۹ء بمقام ربوہ

یہ خطبہ ادارہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

میں نے پچھلے جمعہ کے خطبہ میں کہا تھا کہ بارش زیادہ ہونے کی وجہ سے ہمارے ملک میں غلہ کی حالت بہت خراب ہو گئی ہے اب اخباروں میں بھی چھپا ہے۔ کہ گورنمنٹ کے محکمہ زراعت کا خیال تھا کہ چونکہ

اس سال

بارش وقت پر ہو گئی ہے۔ اس لئے اس سال غلہ باہر سے نہیں منگوانا پڑے گا۔ لیکن اب چونکہ بارش زیادہ ہو گئی ہے اس لئے اس کا اثر فصلوں پر بہت زیادہ پڑے گا۔ اور خطرہ ہے کہ کہیں غلہ کی پیداوار اس سال بھی امید سے کم نہ ہو۔

مجھے ان بارشوں کی وجہ سے جو نقصان پہنچا ہے وہ یہ ہے۔ کہ

ڈاکٹروں کا خیال

تھا۔ کہ فروری اور مارچ کے مہینہ میں میری بیماری میں افاقہ ہو جائے گا۔ لیکن ٹھنڈک کی وجہ سے میری ٹانگ کے درد میں افاقہ ہونے کی بجائے زیادتی ہو گئی ہے۔ اس لئے اس ہفتہ جن صحابیوں اور موصی عورتوں اور مردوں کے جنازے آئے ان کی نماز جنازہ میں نہیں پڑھا سکا۔ اور آج بھی مجھے تکلیف زیادہ ہے اس لئے ان کی نماز جنازہ غائب نہیں پڑھا سکتا۔ چونکہ میں نے اگلے ہفتہ سندھ جانا ہے۔ اس لئے میں کوشش کروں گا کہ اگلے جمعہ ان سب کی نماز جنازہ غائب پڑھا دوں۔ دوست تمام مرحومین کے لئے چاہے وہ صحابی تھے یا غیر صحابی۔ موصی تھے یا غیر موصی نماز جمعہ میں دعا کریں۔ کہ خدا تعالیٰ ان کی مغفرت کرے۔ اور ان کے درجات کو بلند کرے۔ ان کے رشتہ داروں پر اپنا فضل نازل کرے اور انہیں اپنی پناہ میں رکھے۔

دوسری بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ دفتر تحریک جدید والوں نے مجھے اطلاع دی ہے کہ

وعدوں کی آخری تاریخ

اس دفعہ ۲۸ فروری مقرر ہے۔ مگر اس وقت تک وعدے بہت کم آئے ہیں۔ دوستوں کو چاہیئے کہ وہ جلد سے جلد تحریک جدید کے وعدے بھجوائیں اور ۲۸ فروری سے پہلے پہلے ان وعدوں کی مقدار کو پچھلے سالوں سے بڑھانے کی کوشش کریں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ تحریک جدید کا کام زیادہ تر پاکستان سے باہر ہے۔ اور چونکہ اس کے لئے گورنمنٹ کی طرف سے ایکسچینج ملنے میں دقتیں ہیں۔ اس لئے شاید دوستوں کا یہ خیال ہو کہ ابھی وعدے بھیجنے کی ضرورت نہیں۔ مگر ان کا

یہ خیال درست نہیں

گورنمنٹ کے حالات بدلتے رہتے ہیں۔ اگر کل کو گورنمنٹ کے حالات سدھر جائیں۔ اور وہ ایکسچینج دینے کے لئے تیار ہو جائے۔ تو اگر تحریک جدید کے پاس روپیہ ہی نہ ہوا۔ تو وہ ایکسچینج حاصل کر کے باہر روپیہ کس طرح بھیجے گی۔ اس لئے وعدے بہرحال آنے چاہئیں۔ اور چندہ کی وصولی بھی باقاعدہ ہونی چاہیئے۔ تاکہ جب بھی گورنمنٹ ایکسچینج دے تحریک جدید روپیہ باہر بھیج سکے۔ اگر گورنمنٹ نے ایکسچینج منظور کر لیا۔ اور تحریک جدید روپیہ باہر نہ بھیج سکی۔ تو

گورنمنٹ کی نظروں میں

بھی ہماری سبکی ہو گی۔ اور مبلغ بھی روپیہ نہ ملنے کی وجہ سے تکلیف اٹھائیں گے۔ یہی مبلغ ہیں جن کے کام پر ہماری جماعت فخر کرتی ہے۔ کل کسی نے اخبار "صدق جدید" کا ایک کٹنگ مجھے بھجوایا تھا۔ کہ احمدی جماعت میں لاکھ برائیاں ہوں۔ لیکن گزشتہ جلسہ پر انہوں نے اکیاون زبانوں میں جو تقریریں کروائی ہیں۔ اور غیر ممالک میں اشاعت اسلام کے لئے جو جدوجہد کر رہے ہیں۔ ان کا یہی کام اگر ترازو کے ایک پلڑے میں رکھا جائے۔ اور ان کی برائیوں کو جو لوگ بیان کرتے ہیں۔ دوسرے پلڑے میں رکھا جائے۔ تو ان کے اچھے کام والا پلڑا بوجھل ہو گا۔ اور ان کی برائیوں کا پلڑا کمزور ثابت ہو کر اوپر اٹھ جائیگا۔

اب دیکھو یہ

ہماری تبلیغ

کا ہی اثر ہے۔ پاکستان کے وزراء

(باقی دیکھیں صفحہ پر)

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

مجھ سے گنہگار کو رحمت پہ ناز ہے

زاہد کو اپنے زہد و ریاضت پہ ناز ہے
مجھ سے گنہگار کو رحمت پہ ناز ہے

گر ہے ادائے ناز پہ ہر نازنیں کو ناز
عشاق کو بھی جذبِ محبت پہ ناز ہے

بلبل کو اپنے نالۂ جانسوز پر ہے ناز
گلہائے نو بہار کو نکہت پہ ناز ہے

شیشہ دلِ حزیں کا ہؤا اس سے چور چور
ہر برگِ گل کو گرچہ نزاکت پہ ناز ہے

درویشِ بے نیاز کو ہے فقر پر ہی فخر
شاہوں کو اپنی ثروت و صولت پہ ناز ہے

دل مہبطِ فیوضِ محبت ہے آج کل
اس دل پہ ناز ہے مجھے الفت پہ ناز ہے

گم کردہ راہ تھا راہ میں بھٹکا کہاں کہاں
اک راہنمائے حق کی رفاقت پہ ناز ہے

محمود میرا مصلح موعود راہنما
دنیا کو آج جس کی قیادت پہ ناز ہے

یہ دورِ خسروی کی سعادت زہے نصیب
فخرِ رسل کے عہدِ خلافت پہ ناز ہے

دم ساز بن کے سوزِ محبت میں کھو گیا
اس میٹھے میٹھے دردِ کی لذت پہ ناز ہے

لائی ہے ساتھ عرش سے رحمت کے قافلے
لائق مری دعا کو اجابت پہ ناز ہے

سربت علی لائق

ہوا ہر طرف دینِ حق آشکارا

ہمیں جان و دل سے ہے "محمود" پیارا
خدا کے نشانِ صداقت کا مظہر
ہوئی ظلمتِ کفر کافور جس سے
ہؤا جس کے ہاتھوں سے پامال باطل
خدا کے تقرب سے ہے وہ مشرف
کیا اس نے عالم پہ اسلام غالب

نہیں اس کی تکلیف کچھ بھی گوارا
مسیحائے دوراں کی آنکھوں کا تارا
خدا نے ہے وہ "نور" ہم پر اتارا
وہ "فضل عمر" راہنما ہے ہمارا
ہیں اس کی دعائیں ہمارا سہارا
ہؤا ہر طرف دینِ حق آشکارا

بدرگاہِ فیض و کرم شاد آمد
بیں از نگاہِ تلطف خدا را

محمد ابراہیم شاد

قطعہ

راہ بر تھے راہ زن اور راہ رو حیران تھے
جادۂ اسلام گم تھا وادیٔ پُر خار میں

گھٹ کے نور اور بڑھ کے ظلمت ہو رہے تھے خلط ملط
کچھ مسلمانوں میں کفر اسلام کچھ کفار میں

کفر کی ظلمت میں تھا اسلام کا آبِ حیات
زندگی باقی نہ تھی اسلام کے بیمار میں

تیرا آنا اک قیامت تھا کہ مردے جی اٹھے
ہو گئے پامال سب فتنے تری رفتار میں

تو نے دکھلایا کہ ہے خود رفتگی میں بازیافت
یار کو پاتے ہیں کھوئے جاتے ہیں جو یار میں

تیری آنکھوں میں نظر آیا ہمیں نورِ ازل
نورِ حق روشن ہؤا تیرے در و دیوار میں

کشتۂ غیرت ہے دشمن ہے شہیدِ ناز دوست
واسطے دونوں کے جوہر ہے تری تلوار میں

کھا کے پتھر بھی نہ رو گرداں ہؤا عبد اللطیف
جانِ شیریں شوق سے دی کوچۂ دلدار میں

وہ جو لمّا یلحقوا پیچھے تھے تیرہ سو برس
جاں نثاری کو ہیں سب حاضر ترے دربار میں

تیرے سائے میں بڑھا اور بڑھ کے چمکا نورِ دیں
تیرہ دل روشن ہوئے پھر دیں کی چمکار میں

ابرِ رحمت بن کے برسا تیرا محمودِ بشیر[1]
فیض کی جھڑیاں لگیں بنگال و مالابار میں

آ گیا محبوبِ حقانی وہ دیکھو آ گیا
دھوم جس کے حسن کی تھی کوچہ و بازار میں

ہاتھ پہ کاسا دھا تھا لب پہ ساقی کے ہنسی
سر خوشی میں لوٹ خاکِ پاک کوئے یار میں

[1] اشارہ حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا والی پیشگوئی کی طرف

(مولوی علی احمد صاحب حقانی کلانوری)

پیشگوئی مصلح موعود کی صداقت کا ایک نمایاں پہلو

"فضل عمر" نام رکھنے میں الٰہی حکمت

(از مکرم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیشگوئی مصلح موعود کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے علم پا کر اعلان فرمایا کہ:۔

"مصلح موعود کا نام الہامی عبارت میں فضل رکھا گیا۔ اور نیز دوسرا نام اس کا محمود اور تیسرا نام اس کا بشیر ثانی بھی ہے۔ اور ایک الہام میں اس کا نام فضل عمر ظاہر کیا گیا ہے۔"

(اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء)

نام بالخصوص صفاتی نام کسی وجود کی شناخت اور معرفت کے لئے رکھے جاتے ہیں۔ پیشگوئی میں مجاز اور استعارے ہوتے ہیں۔ اس لئے ناموں سے شناخت اور تعیین ہوا کرتی ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی ولادت پر جو ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو ہوئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بطور تفاؤل آپ کا نام محمود رکھا۔ اور چونکہ آپ بشیر اوّل کی وفات کے بعد بلا توقف پیدا ہوئے تھے اس لئے لازماً آپ ہی بشیر ثانی تھے۔ گویا واقعاتی طور پر تعیین کرنے والا نام صرف آپ پر ہی چسپاں ہو سکتا ہے۔ اور بطور علَم جو صفاتی نام رکھا جا سکتا تھا وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کا رکھ دیا۔

جہاں تک مطلق فضل نام کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ کے ہر قسم کے فضل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے شامل حال رہے ہیں۔ خود غیر مبائع دوستوں کو بھی یہ مسلّم ہے کہ آپ پر اللہ تعالیٰ کے بہت فضل ہیں۔ ایک دفعہ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے تحریر کیا تھا کہ اگر میاں صاحب حضرت مسیح موعودؑ کے بیٹے نہ ہوتے۔ قادیان ان کا مرکز نہ ہوتا اور جماعت کی اکثریت ان کے ساتھ نہ ہوتی تو ہم دیکھتے کہ وہ اپنے عقائد کو پھیلانے میں کس طرح کامیاب ہو جاتے۔ جناب ڈاکٹر صاحب کے حسرت بھرے بیان میں جتنی صداقت ہے وہ اس بات پر دلیل ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی پر اللہ تعالیٰ کا بہت فضل ہے اور ہر پہلو سے الٰہی فضل نے آپ کو نوازا ہے۔

الہامی ناموں میں ایک اہم نام مصلح موعود کا فضل عمر قرار دیا گیا ہے جس کے ایک معنے تو یہ ہیں کہ وہ موعود فرزند لمبی عمر پائے گا۔ ظاہر ہے کہ بیٹے کا ہونا اس کا زندہ رہنا اور پیشگوئی کے مطابق لمبی عمر پا جانے والا ہونا خود دلیل صداقت ہے۔ اس پہلو سے بھی یہ نام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے مصلح موعود ہونے پر واضح دلیل ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو خاص اپنے فضل سے لمبی عمر عطا فرمائی ہے۔ خطرناک سے خطرناک نامساعد حالات میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو محفوظ رکھ کر لمبی زندگی بخشی ہے۔ (اطال اللہ بقاءہٗ)

فضل عمر نام کے دوسرے معنے یہ ہیں کہ آپ کو بھی وہ فضیلت اور فخر حاصل ہوگا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حاصل تھا۔ اسی طرح اس نام میں یہ اشارہ تھا کہ:۔

(الف) آپ سلسلہ احمدیہ میں اسی طرح دوسرے خلیفہ ہوں گے جس طرح حضرت فاروق رضی اللہ عنہ اسلام کے دورِ اوّل میں خلیفہ دوم ہوئے تھے۔

(ب) خلفاء راشدین میں جو امتیاز حضرت عمرؓ کو حاصل ہوئے تھے مثلاً سب سے زیادہ عرصہ تک خلافت کے فرائض سرانجام دینا اور سب سے زیادہ فتوحات کا موجب بننا وغیرہ اسی طرح سلسلہ احمدیہ کے خلفاء میں مصلح موعود کو یہ سب امتیازات حاصل ہوں گے۔

(ج) جس طرح حضرت عمرؓ کو مکالمہ الٰہیہ یا محدثیت کا فخر حاصل تھا۔ یوں تو تمام خلفاء راشدین اس رنگ سے رنگین تھے۔ مگر واقعات شاہد ہیں کہ حضرت عمرؓ کو یہ مقام خصوصی رنگ میں حاصل تھا۔ فضل عمر نام میں یہ بھی اشارہ تھا۔ کہ مصلح موعود کو بھی اللہ تعالیٰ سے ہمکلامی کا خاص شرف حاصل ہوگا۔ اور اس کے بہت سے رؤیا اور کشوف صداقت پر نمایاں گواہ ہوں گے۔ واقعات نے اس پہلو سے بھی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کا مصلح موعود ہونا ثابت کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جماعت احمدیہ کا خلیفہ دوم مقرر کروایا۔ اور آپ کے عہد میں سلسلہ کی اشاعت کے لئے غیر معمولی سامان پیدا کئے اور جماعت کو خاص وسعت عطا فرمائی۔ اور آپ پر اپنے الہامات نازل کر کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خاص روحانی فضیلت میں بھی آپ کو ان کا مثیل قرار دیا۔

غرض جس پہلو سے بھی دیکھا جائے آپ ہر لحاظ سے پیشگوئی مصلح موعود کے مصداق ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اسلام کی سچائی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے نمایاں کرنے کے لئے اس زمانہ میں جو ایک نشان مصلح موعود کا مقرر فرمایا تھا۔ اسے پورا کر کے اس زمانہ کے لوگوں پر اتمام حجت کر دی ہے۔ مبارک ہیں وے جو اللہ تعالیٰ کے نشانوں کو دیکھ کر ایمان میں ترقی کرتے ہیں۔ اور اس سے تعلق کو مضبوط سے مضبوط تر بناتے جاتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْھُمْ۔ آمین

محترم سیکرٹریان تحریک جدید!

آپ کے کام کا یہی وقت ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ فرمودہ ۱۳ فروری میں جماعت کے مخلصین کو جلدی سے جلدی اپنے وعدے بھجوانے کی تاکید فرمائی ہے۔ حضور کا یہ رُوح پرور خطبہ عنقریب شائع کیا جا رہا ہے۔ اس خطبہ کو ہر مخلص جماعت تک پہنچا دیں اور کوشش فرمائیں کہ آپ کی جماعت کی مکمل فہرست وکالتِ مال تحریک جدید میں ۲۸ فروری سے پہلے پہلے پہنچ جائے۔ حصولِ ثواب کے اس عظیم الشان موقعہ سے اللہ تعالیٰ آپ کو فائدہ اُٹھانے کی توفیق دے۔

(وکیل المال (اوّل) تحریک جدید)

پیشگوئی مصلح موعود کا مقصد — اسلام کی نشاۃ ثانیہ و اشاعتِ قرآن کریم

مسلم اکابرین کی طرف سے اس مقصد کے پورا ہونے کا کھلا اعتراف

از مکرم چوہدری عبدالکریم صاحب کاٹھ گڑھی مربی سلسلہ احمدیہ

پیشگوئی کی غرض و غایت الہامی الفاظ میں

مصلح موعود کے متعلق پیشگوئی کی غرض وغایت الہامی الفاظ میں یہ ہے۔ "تا دے منظر تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا۔ تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجے سے نجات پاویں۔ اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں۔ باہر آویں اور تا دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔ اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے۔ اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے۔ اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں۔ جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔ اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے رسول پاک محمد مصطفےٰؐ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ایک کھلی نشانی ہے"۔

(اشتہار بیس فروری ۱۸۸۶ء)

ان الہامی الفاظ سے بخوبی واضح ہو جاتا ہے کہ پیشگوئی کی غرض وغایت خدا تعالیٰ کے نزدیک یہ تھی۔ کہ تا "دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو" اور سیدنا حضرت رسول پاک محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی سچائی واضح ہو جائے۔ سو جہاں پسر موعود اور مصلح موعود کی پیدائش سے یہ مقصد پورا ہوا۔ وہاں حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ الودود کے کارہائے نمایاں کے ذریعہ بھی یہ مقصد پورا ہوا ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیر قیادت جماعت احمدیہ نے اسلام کی عظیم الشان خدمات سرانجام دی ہیں۔ نہ صرف اپنے ملک میں بلکہ بیرونی ممالک میں بھی۔ اور ان خدمات کا اقرار بعض مشہور اکابرین نے بھی باوجود عقیدہ کے اختلاف کے کیا ہے۔ ذیل میں بطور مثال صرف چند آراء پیش کی جاتی ہیں:۔

(۱) مولوی ظفر علی صاحب مرحوم مالک اخبار زمیندار نے لکھا:

"مسلمانانِ جماعت احمدیہ اسلام کی انمول خدمت کر رہے ہیں۔ جو ایثار۔ کمربستگی نیک نیتی اور توکل علی اللہ ان کی جانب سے ظہور میں آیا ہے۔ وہ اگر ہندوستان کے موجودہ زمانہ میں بے مثال نہیں تو بے انداز عزت اور قدردانی کے قابل ضرور ہے۔ جہاں ہمارے مشہور پیر اور سجادہ نشین حضرات بے حس و حرکت پڑے ہیں۔ اس اولوالعزم جماعت نے عظیم الشان خدمت اسلام کر کے دکھا دی"!

(زمیندار ۲۴ جون ۱۹۲۳ء)

مولوی ظفر علی صاحب اب وفات پا گئے ہیں۔ ان کی زندگی کا اکثر حصہ جماعت احمدیہ کی مخالفت میں گذرا ہے۔ لیکن تصرفِ الٰہی دیکھیں کہ خدا تعالیٰ نے کس طرح ان سے حق کا اظہار کروا دیا۔ اور انہوں نے اعتراف کیا۔ کہ "مسلمانان جماعت احمدیہ اسلام کی انمول خدمت کر رہے ہیں۔" "اس اولوالعزم جماعت نے عظیم الشان خدمت اسلام کر کے دکھا دی"۔ لفظ اولوالعزم جماعت ۱؎ بھی خاص غور کے قابل ہے۔ خدا تعالیٰ نے مصلح موعود کی ایک یہ علامت بیان فرمائی تھی کہ "وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم نکلے گا۔"

(سبز اشتہار ص۱۷)

واقعی خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ جماعت اولوالعزم ہے۔ اس کا امام بھی اولوالعزم ہے۔ وذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم

(۲) جناب مولانا محمد علی خان صاحب جوہر مرحوم برادر مولانا شوکت علی صاحب مرحوم لکھتے ہیں۔ "ناشکرگزاری ہوگی۔ اگر جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد اور ان کی اس منظم جماعت کا ذکر ان سطور میں نہ کریں۔ جنہوں نے اپنی تمام تر توجہات بلا اختلافات عقیدہ تمام مسلمانوں کی بہبودی کے لئے وقف کر دی ہیں۔ یہ حضرات اس وقت اگر ایک جانب مسلمانوں کی سیاسیات میں دلچسپی لے رہے ہیں تو دوسری طرف تبلیغ اور مسلمانوں کی تنظیم اور تجارت میں بھی انتہائی جدوجہد سے منہمک ہیں۔ اور وہ وقت دور نہیں۔ جب کہ اسلام کے اس منظم فرقہ کا طرز عمل سواد اعظم اسلام کے بالعموم اور ان اشخاص کے لئے بالخصوص جو بسم اللہ کے گنبدوں میں بیٹھ کر خدمت اسلام کے بلند بانگ و درباطن ہیچ دعاوی کے خوگر ہیں مشعل راہ ثابت ہوگا۔ (اخبار ہمدرد دہلی ۲۶ ستمبر ۱۹۲۷ء)

(۳) اخبار مشرق ۲۵ مارچ ۱۹۲۳ء میں لکھا ہے:۔

"جماعت احمدیہ نے خصوصیت کے ساتھ آریہ خیالات پر بہت بڑی ضرب لگائی ہے۔ اور جماعت احمدیہ جس ایثار اور درد سے تبلیغ اور اشاعت اسلام کی کوشش کرتی ہے۔ وہ اس زمانہ میں دوسری جماعتوں میں نظر نہیں آتی"۔

(۴) "اس وقت ہندوستان میں جتنے فرقے مسلمانوں میں ہیں۔ سب کسی نہ کسی وجہ سے انگریزوں یا ہندوؤں یا دوسری قوموں سے مرعوب ہو رہے ہیں۔ صرف ایک احمدی جماعت ہے۔ جو قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کی طرح کسی فرد یا جماعت سے مرعوب نہیں ہے اور خالص اسلامی خدمات سرانجام دے رہی ہے"۔

(اخبار مشرق گورکھپور ۲۳ ستمبر ۱۹۲۷ء)

بیرونی ممالک کے قریباً ہر ملک میں خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کے ذریعہ اسلام کی عظیم الشان اشاعت کا کام جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ذکر کو بلند کرنے کے لئے اور سیدنا حضرت رسول مقبول محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کے لئے مساجد تیار کی جا رہی ہیں۔ قرآن مجید کا دوسری متعدد زبانوں میں ترجمہ کر کے اس کی تبلیغ کی جا رہی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں اور ہدایات کے ذریعہ ان ممالک میں اسلام کو غیر معمولی ترقی حاصل ہو رہی ہے حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ چھا رہا ہے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگا جا رہا ہے۔ اور اس کا اقرار خود غیر مسلموں کے بااثر حلقے کھلم کھلا کر رہے ہیں۔ چنانچہ "لائف" مشہور امریکن رسالہ افریقہ میں جماعت احمدیہ کی تبلیغ اسلام اور عیسائیوں کی تبلیغ عیسائیت کا مقابلہ کرتے ہوتے لکھتا ہے:۔

"آج دنیا میں مسلمانوں کی آبادی مختلف رنگ اور نسل کے لوگوں پر مشتمل ہے اور اس کی ایک بھاری اکثریت سامی نسل کے علاوہ کلیۃً دوسرے نسلی گروہوں سے تعلق رکھتی ہے۔ ان میں سے تین چوتھائی کے قریب ایشیا میں آباد ہے۔ اور باقی کا اکثر حصہ افریقہ میں پھیلا ہوا ہے۔ جہاں لاکھوں لاکھ حبشی باشندے جن کی تعداد وہاں کی اصل آبادی کے پانچویں حصہ کے برابر ہوگی۔ اسلام قبول کر چکے ہیں۔ بعض علاقوں میں جہاں آجکل عیسائی مشنری اور مسلمان مبلغ ایک دوسرے کے بالمقابل اپنے اپنے مذہب کی اشاعت میں مصروف ہیں۔ حالت یہ ہے۔ کہ عیسائیت قبول کرنے والے ایک شخص کے مقابلے میں دس حبشی اسلام قبول کرتے ہیں"۔

("لائف" ۸ اگست ۵۵ء)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالیٰ نے فرمایا۔ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"۔ اور مصلح موعود کے حق میں فرمایا۔ کہ "وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا"۔ بیرونی ممالک میں جماعت احمدیہ کی تبلیغ کے نتیجہ میں اسلام کو جو غلبہ حاصل ہوا اس کے ذریعہ یہ دونو پہلو کمال شان سے پورے ہوگئے۔ اور پیشگوئی کی غرض بھی پوری ہوئی اور پوری ہو رہی ہے۔

یہ اسلام کی خدمت اور اس میں شاندار کامیابی کی سعادت ہمارے کسی زور کا نتیجہ نہیں۔ ہم تو کمزور ہیں۔ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کے حبیب سیدنا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ کے فیضان کا کرشمہ ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

ان تمام امور کو دیکھتے ہوئے صاف طور پر ظاہر ہوتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی تقدیر یہ فیصلہ کر چکی ہے کہ آج سے چودہ سو سال پہلے جو عروج اسلام کو نصیب ہوا تھا۔ وہ انشاء اللہ تعالیٰ اسلام کی اس عظیم الشان نشاۃ ثانیہ کے دور میں پھر پوری شان و شوکت سے ضرور اور ضرور حاصل ہو کر رہے گا۔ ؎

قضائے آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا

مبارک ہیں وہ لوگ جنہوں نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ الودود کو شناخت کیا۔ اللہ تعالیٰ حضرت مصلح موعود کی عمر میں برکت ڈالے۔ اور ہمیں آپ کی زیر قیادت پہلے سے بھی بڑھ چڑھ کر اشاعت اسلام کی توفیق عطا فرما دے۔ آمین ثم آمین ⁂

اسلام میں توبہ کا مفہوم

(از مکرم مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل)

(قسط نمبر ۴)

سورۂ مومن میں خدا تعالےٰ کی صفات غافر الذنب وقابل التوب آئی ہیں جس کے یہ معنی ہیں کہ خدا گناہوں کو بخشنے والا اور توبہ قبول کرنے والا ہے۔ اور سورہ بقرہ میں ہے ان اللّٰہ یحب التوابین ویحب المتطہرین کہ اللہ تعالےٰ توبہ کرنے والوں اور پاکیزگی اختیار کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ اور سورہ تحریم میں ہے توبوا الی اللّٰہ توبۃً نصوحًا کہ اللہ کے حضور خالص توبہ کرو۔

ان آیات میں مومنوں کو توبہ کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ اور توبہ سے مقصد پاکیزگی اختیار کرنا بیان کیا گیا ہے۔

متقین کی تعریف میں فرمایا ولم یصروا علیٰ ما فعلوا وھم یعلمون کہ اپنی غلطیوں پہ جانتے بوجھتے اصرار نہیں کرتے سابقہ تین عدد نوٹوں میں بتایا جا چکا ہے کہ توبہ کے معنے رجوع کے ہیں اور تائب کے معنے گناہ کو چھوڑ کر خدائے رحمٰن کی طرف رجوع کرنے والے کے ہیں۔ یہ مراد نہیں جیسا عوام خیال کرتے ہیں کہ عملاً تو کچھ نہ کیا جائے اور صرف زبان سے رجوع کا اظہار کر دیا۔ چنانچہ فرماتا ہے ولو انھم اذ ظلموا انفسھم جاءوک فاستغفروا اللّٰہ واستغفر لھم الرسول لوجدوا اللّٰہ توابًا رحیمًا۔ (نساء ع ۹)

اور اگر وہ جب انہوں نے اپنے نفسوں پہ ظلم کیا تھا اے رسول تیرے پاس آتے اور اللہ تعالےٰ سے بخشش چاہتے اور رسول بھی ان کے لئے بخشش طلب کرتا تو اس صورت میں وہ اللہ تعالےٰ کو متوجہ ہونے والا اور مہربان پاتے۔

قرآن کریم کے اس بیان سے ظاہر ہے کہ اسلام میں خدا کیسے لوگوں کی توبہ قبول فرماتا ہے۔

قرآن کریم کا یہ بھی دعویٰ ہے کہ فیھا کتب قیمۃ (سورۃ بینہ) کہ اسلام میں سب صداقتیں جمع کر دی گئی ہیں۔ ان صداقتوں میں یہ بھی ایک صداقت تھی کہ تمام مذاہب میں توبہ کا مسئلہ تھا۔ اور ہر نبی۔ اوتار اور مصلح نے اپنے زمانہ میں اصلاح کی اور لوگوں کو ضلالت کے رستے سے ہٹا کر ہدایت پہ قائم کر دیا۔ اور یہ صورت بجز توبہ کے نہیں ہو سکتی۔ صرف اتنا فرق ہے کہ اسلام نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی معرفت فرما دیا۔ الاسلام یھدم ما قبلہ (بخاری) مگر باقی مذاہب والے تحریف وتبدیل کی وجہ سے اس کے منکر ہو گئے اور حق بات کو ناحق ثابت کرنے لگے۔

ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں خطہ عرب کی جو حالت تھی خاص کر مکہ کے لوگوں کی کہ ہر ایک قسم کے گندوں میں مبتلا تھے جس کا ذکر قرآن کریم نے مختصر الفاظ میں یوں کیا ہے ظھر الفساد فی البر والبحر کہ خشکی وتری میں عوام وخواص سب میں ظلمت وتاریکی چھا گئی۔ اور ضلالت وگمراہی نے ان پہ احاطہ کر لیا۔ پھر آنجناب نے خدائی نصرت وتائید سے ضلالت وگمراہی کی جگہ رشد وہدایت کو قائم کر دیا۔ یہ محض آپ ہی کا حصہ تھا۔ وہ لوگ ہر قسم کی برائی میں مبتلا تھے مگر خدا کے رسول کی تربیت واصلاح میں وہ زمینی سے آسمانی بن گئے ونعم ما قیل ؎

کم محدث مستنطق العیدان
قد سار منک محدث الرحمٰن

احادیث میں ایک صحابی کی توبہ کا واقعہ لکھا ہے کہ کس طرح اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور اپنے جرم کا بار بار اقرار کیا اور اپنے پاک کرنے کے لئے سنگساری ایسی مہیب اور خطرناک سزا قبول کر لی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ اس شخص نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر ایک امت بھی مجرم ہوتی تو اس کی معافی کے لئے اس ایک شخص کی توبہ کافی تھی۔

بات یہ ہے کہ جیسا کہ قرآن کریم میں ہے خلق الانسان ضعیفًا کہ انسان کی خلقت میں کمزوری ہے۔ نیز فرماتا ہے۔ خلق الانسان من عجل کہ انسان کے اندر جلد بازی ہے اس لئے اس سے گناہوں کا صدور ممکن ہے۔ لیکن اس کی تلافی کے لئے خدا تعالےٰ نے توبہ کی صورت بھی رکھ دی ہے جو ہر زمانہ میں خدا کے مقدسین اور ماموروں کے ذریعہ غلط کار لوگ توبہ کرتے رہے ہیں اور خدا تعالےٰ کی رضامندی حاصل کرتے آئے ہیں۔

اس زمانہ میں توبہ کی یہ صورت سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ حاصل ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کے ذریعہ ہزاروں لوگوں کو توبہ کی توفیق ملی۔ اور جب ان لوگوں نے سلسلہ میں داخل ہوتے ہوئے

انصار اللہ کی ماہانہ رپورٹیں

بعض مجالس اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے اپنی کوششوں۔ قرآن مجید کا ترجمہ سیکھنے۔ تفسیر صغیر خریدنے۔ نماز باجماعت ادا کرنے۔ ناخواندہ اصحاب کو پڑھانے اور سلسلہ کی کتب کے مطالعہ وغیرہ کی تلقین ایسے نیک کاموں کے متعلق جو خدا کے فضل سے ہر مجلس میں جاری ہیں۔ اپنی نیک مساعی کی اطلاع باقاعدہ ہر ماہ مرکز کو نہیں بھجواتیں۔ چنانچہ اس وقت تک ماہ جنوری کی رپورٹیں بعض مجالس کی طرف سے ہمیں نہیں پہنچیں۔ زعماء کرام سے گذارش ہے کہ وہ فوراً یہ رپورٹیں ہمیں بھجوائیں اور آئندہ ہر ماہ دس تاریخ سے قبل گذشتہ ماہ کی رپورٹ بھجوایا کریں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

امراء ومربیان صاحبان کی خدمت میں گذارش

(از مکرم سید داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ)

میں اس اعلان کے ذریعہ تمام امراء کی خدمت میں یاددہانی کروانا چاہتا ہوں کہ چونکہ جامعہ احمدیہ کی عمارت کی تکمیل فوری طور پر ضروری ہے اور اس کے بغیر طلبہ کی تعلیم وتربیت اور صحت پر برا اثر پڑتا ہے۔ لہٰذا میں امید کرتا ہوں کہ آپ اپنے اپنے علاقوں میں عطیہ جات کی تحریک کی طرف خاص توجہ دیں گے اور جلد سے جلد رقوم ارسال کریں گے تاکہ ہم اس فوری اور اہم ضرورت کو پورا کر سکیں۔

میرے خاص طور پہ مخاطب امراء صاحبان کے بعد مربی صاحبان ہیں جو اس ادارے کے فارغ التحصیل ہیں اور ہماری ضروریات اور مشکلات کے ذاتی شاہد ہیں اور یہاں کے فارغ التحصیل ہونے کی وجہ سے ان پر اس ادارے کا خاص حق بھی ہے امید ہے وہ بھی اپنی اپنی جگہوں پر تحریک کر کے احباب جماعت کو اس طرف توجہ دلائیں گے۔ اگر آپ سب سنجیدگی اور ہمت سے اس کام کی طرف توجہ کریں، تو میں سمجھتا ہوں کہ تھوڑے عرصہ میں ہی ہمارا یہ کام ہو سکتا ہے اور بار بار توجہ دلانے کی ضرورت نہیں رہتی۔ من کان فی عون اخیہ کان اللّٰہ فی عونہ اور یہ ادارہ سلسلہ کے اہم ترین اداروں میں سے ہے۔ جس کی اہمیت ان احباب پہ خوب واضح ہے جو غیر ممالک میں اسلام اور احمدیت کی ترقی کے خواہاں ہیں۔

پس میں امید کرتا ہوں کہ امراء صاحبان اور مربی صاحبان میری اس درخواست پہ خاص توجہ دیں گے۔ جزاکم اللّٰہ احسن الجزاء

پرنسپل جامعہ احمدیہ۔ ربوہ

جو شرائط بیعت کے مطابق عہد کیا تو پھر اس عہد پہ تامرگ قائم رہے۔ وہ خدا کے فضلوں کے وارث ہوئے ٭

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

صنعتی نمائش بر موقعہ جلسہ سالانہ کے متعلق

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا فیصلہ

جلسہ سالانہ ۱۹۵۹ء کے موقعہ پر انشاء اللہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر انتظام جو نمائش لگائی جائے گی اس کے متعلق لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے مندرجہ ذیل فیصلہ کیا ہے اس کی روشنی میں تمام لجنات شروع سال سے ہی اپنے اپنے ہاں نمائش کی تیاری شروع کر دیں۔ تاکہ اس سال نمائش نہایت شاندار پیمانہ پر منعقد کی جا سکے:۔

(۱) ہر لجنہ اماء اللہ کی تیار کردہ اشیاء کا الگ سٹال ہوگا۔ جس پر کام کرنے والیاں اسی لجنہ اماء اللہ کی ممبرات ہونگیں۔ چیزوں کی فروخت اور حساب کتاب کی ذمہ دار بھی وہی ہوں گیں۔

(۲) نمائش کے افتتاح سے قبل لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے مقرر کردہ ججز تمام اشیاء کو دیکھکر اُن کے اول دوم کا فیصلہ کریں گی۔ اور جلسہ سالانہ کے دوران میں ہی انعام حاصل کرنے والیوں کو انعام دئے جائیں گے۔ انعام مندرجہ ذیل کاموں پر دئے جائینگے

۱۔ بنائی (Knitting) پر اول اور دوم انعام

۲۔ کروشیا پر اول اور دوم انعام

۳۔ ہاتھ کی کڑھائی پر اول دوم انعام

۴۔ مشین کی کڑھائی پر اول اور دوم انعام

۵۔ فینسی کام پر اول اور دوم انعام

۶۔ متفرق اشیاء پر اول اور دوم انعام

علاوہ ہاتھ سے کام بنانے کے ہر لجنہ اپنے اپنے شہر یا گاؤں کی خاص مصنوعات بھی لائیں تاکہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر باہر سے آنے والی خواتین مرکز میں ہی ہر شہر قصبہ اور گاؤں کی اشیاء خرید سکیں۔

براہ مہربانی عہدہ دار لجنہ اپنی رپورٹیں بھجواتے وقت اس بات کا تذکرہ بھی ضرور کیا کریں۔ کہ وہ نمائش کے لئے کیا تیاری کر رہی ہیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

تعلیم القرآن کلاس

زیر انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

حسب سابق اس سال بھی انشاء اللہ تعالیٰ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے شعبہ تعلیم کے ماتحت رمضان کے مہینہ میں تعلیم القرآن کلاس لگائی جائے گی۔ جس کا کورس مندرجہ ذیل ہوگا۔

۱۔ قرآن کریم کے ابتدائی دو سپارے مع ترجمہ اور معمولی تفسیر

۲۔ حدیث کی کتاب نبراس المومنین

۳۔ کلام کی کتاب۔ دعوۃ الامیر

۴۔ سیرۃ و تاریخ کی کتاب ۱۔ نبیوں کا سردار ۲۔ سلسلہ احمدیہ

۵۔ فقہ کی کتاب فقہ احمدیہ حصہ اول

۶۔ عربی کی کتاب حصہ اوّل

قیام و طعام کا انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے ذمہ ہوگا۔ تمام لجنات جلد از جلد مطلع فرما دیں کہ وہ کتنی کتنی لڑکیاں بھجوائیں گی۔

(سیکرٹری شعبہ تعلیم لجنہ مرکزیہ)

درخواست دُعا

مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب انسپکٹر خدام الاحمدیہ کا لڑکا عزیز حبیب اللہ بازو ٹوٹ جانے کی وجہ سے بیمار ہے اور لڑکی امتہ الیقین بوجہ نمونیہ بیمار ہے۔ اور ان کی اہلیہ محترمہ بھی عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ احباب کرام اور بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ خداوند سب کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔ (محمد شریف)

ریویو آف ریلیجنز (انگریزی)

احباب کرام کو معلوم ہے کہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز سب سے پہلا رسالہ ہے جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے دستِ مبارک سے ۱۹۰۲ء میں جاری فرمایا۔ اور اس کی غرض یہ تھی۔ کہ اس کے ذریعے مغربی ممالک میں اشاعتِ اسلام ہو۔ چنانچہ ریویو اب تک اس غرض کو پورا کرتا چلا آ رہا ہے۔ لیکن حضور کی یہ خواہش کہ ریویو کی اشاعت دس ہزار ہونی چاہیئے آج تک تشنۂ تکمیل چلی آتی ہے۔ حالانکہ اشاعتِ اسلام کی ضرورت اور اس کی اہمیت پہلے سے بھی زیادہ بڑھ گئی ہے۔ منتظمین ریویو آف ریلیجنز اپنے محدود وسائل کے ساتھ حتی المقدور کام کر رہے ہیں۔ لیکن اگر احباب جماعت بھی منتظمین کے ساتھ پورا پورا تعاون فرمائیں تو حضور کی دس ہزار کی خواہش کو پورا کر دینا کوئی مشکل کام نہیں۔ صرف ضرورت کا احساس اور عزم کرنے کی دیر ہے۔ اگر احباب یہ تہیّہ کر لیں کہ ہم نے ریویو کی اشاعت کو دس ہزار تک ضرور پہنچانا ہے۔ تو یہ کام انشاء اللہ ضرور پایۂ تکمیل کو پہنچ جائے گا۔ یہ صحیح ہے کہ ہمارے مبلغین اکنافِ عالم میں اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے سر بکف پھر رہے ہیں۔ لیکن اس سے ریویو کی ضرورت کم نہیں ہو جاتی۔ یورپ اور امریکہ کی لائبریریوں میں ریویو جو خاموش کام کر سکتا ہے وہ اپنی ذات میں ایک نہایت اہم کام ہے۔ اسلام کے خلاف جو تعصب عیسائی دنیا کو پہلے تھا اس میں یقیناً اب کمی آ گئی ہے۔ اب وہ ہمارے لٹریچر کو پڑھنے اور اسلام کی افادیت کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ پس آئیے ہم سب مل کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پاک خواہش کو پورا کرنے کا تہیّہ کر لیں۔ ریویو کی امداد قلمی رنگ میں بھی ہو سکتی ہے اور وہ اپنی قابل قدر امداد ہے۔ مالی رنگ میں بھی امداد ہو سکتی ہے۔ اور وہ اس طرح کہ انگریزی خواں احباب خود ریویو کے خریدار بنیں۔ اور جو انگریزی نہیں جانتے وہ کسی انگریزی خواں دوست یا رشتہ دار یا کسی لائبریری کے نام جاری کروائیں۔ اور اہلِ ثروت اصحاب عطیہ جات دے کر امداد فرمائیں ؎

بکوشید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا

بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا

قیمت ریویو پاکستان میں .. .. .. ۱۰/- روپے سالانہ

پونڈ کے علاقے والے ممالک میں

(۱) بذریعہ بحری ڈاک .. .. .. ۱۶/۷/۰ سلنگ ״

(۲) بذریعہ ہوائی ڈاک .. .. .. ۱۰/۱۱/۰ ״ ״

ڈالر والے علاقوں میں

(۱) بذریعہ بحری ڈاک .. .. .. ۲/۳۳/- ڈالر ״

(۲) بذریعہ ہوائی ڈاک .. .. .. ۳/-/۰ ״ ״

(مینیجر ریویو آف ریلیجنز)

تصحیح بابت چندہ مسجد جرمنی

"الفضل مورخہ ۲/۱/۵۸ کے صفحہ ۶ پر شائع شدہ فہرست تعمیر مسجد جرمنی کے نمبر شمار ۱۷۲ مکرم صالح محمد صاحب ٹھٹھہ بوتیہ ضلع سرگودہا کی طرف سے مسجد جرمنی کے لئے -/۱۵۹/۸ کی وصولی دکھائی گئی ہے۔ دراصل محترمہ ولایت بی بی صاحبہ اہلیہ عبدالرسول صاحب قوم بھٹی سکنہ شہر گھیانہ وستی یا لبو والی ضلع جھنگ کی طرف سے مبلغ -/۱۵۰ روپے وصول ہوتے ہیں۔ اور بقایا -/۹/۸ روپے جماعت کے حساب میں ہیں۔ "جزاھم اللہ تعالیٰ۔ اعلان مذکورہ بالا میں تصحیح فرمائی جاوے۔ (وکیل المال تحریک جدید)

سیّد مقصود احمد حیدر آبادی کہاں ہیں؟

میرے بڑے بھائی سید مقصود احمد صاحب حیدر آبادی جو اومنی بس سروس لاہور میں ڈرائیور تھے عرصہ سات آٹھ ماہ سے لاپتہ ہیں۔ والدین ان کے لاپتہ ہونے سے انتہائی سخت پریشان ہیں۔ تمام ان دوستوں سے عموماً اور سابق جامعہ احمدیہ سے تعلق رکھنے والے انکے دوستوں سے خصوصاً درخواست ہے کہ براہ کرم اپنے شہروں کی تمام بس کمپنیوں اور (چونکہ وہ والی بال کے بہترین کھلاڑی تھے) والی بال کی تمام کلبوں سے دریافت کر کے اس کے نتیجہ سے خاکسار کو اس پتہ پر اطلاع دیں۔

(سید مسعود احمد حیدر آبادی دفتر وکالتِ مال ثانی تحریک جدید۔ ربوہ)

انٹرمیڈیٹ کالج گھٹیالیاں (ضلع سیالکوٹ)

احباب جماعت نے انٹرمیڈیٹ کالج گھٹیالیاں کے بارے میں حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل ٹی آئی کالج ربوہ کا اعلان مورخہ ۲۲ جنوری ۱۹۵۹ء اور محترم ناظر صاحب بیت المال کی طرف سے عطیہ جات اور چندوں کی اجازت کے بارے میں . . . .

. . . .

اعلان مورخہ یکم فروری ۱۹۵۹ء ملاحظہ فرمایا ہوگا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ ایک ایسے علاقے میں جو برسوں تک تعلیمی لحاظ سے بے آب و گیاہ سرزمین کی سی حیثیت رکھتا ہے۔ اب ایک شاندار تعلیمی درسگاہ نشوونما پا رہی ہے۔ میں تمام احباب سے پر زور اپیل کرتا ہوں کہ وہ انتہائی کوشش کے ساتھ اس کالج کی بنیادوں کو مضبوط سے مضبوط تر بنا دیں۔ تاکہ یہ زمین اسلام اور احمدیت کا ایک اور مرکز ثابت ہو۔ اور یہاں سے علم کی شعاعیں دُور دُور کے علاقوں کو منور کر سکیں۔ کالج کی اعانت کے لئے حضرت امیر صاحب جماعت احمدیہ سیالکوٹ کے زیر انتظام مختلف وفود بنائے گئے۔ احباب کا فرض ہے۔ کہ وہ ان کے ساتھ پورا تعاون کریں۔ اور ہمت اور مستعدی کے ساتھ کالج کے منتظمین کی پوری پوری امداد کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے۔ کہ ہم علم دین کی اشاعت کے لئے سچے معنوں میں کوشاں ہوں۔ اور کماحقہ خدمت کر سکیں۔

(ناظر تعلیم)

مجالس خدام الاحمدیہ ایک قدم اور آگے بڑھیں

رسالہ خالد مجلس خدام الاحمدیہ کا اپنا مخصوص رسالہ ہے۔ اور اس کا ہر خادم اور ہر مجلس میں پہنچنا لازمی اور نہایت ضروری ہے۔ تمام مجالس اور ان کی زعامتیں اپنے اوپر یہ فرض عائد کرلیں کہ وہ اس رسالہ کو اپنی مجلس میں جاری رکھیں گے۔ خود بھی پڑھیں گے اور اپنے حلقہ احباب میں بھی اس کی اشاعت کریں گے۔ امید ہے کہ زعماء کرام اور قائدین حضرات امسال سے اس طرف خاص توجہ فرما دیں گے۔ اور اپنے لائحہ عمل کا ایک اہم حصہ قرار دیتے ہوئے اس کی اشاعت کے بڑھانے اور اس کو ہر لحاظ سے بہتر اور مفید رسالہ بنانے میں ہمارے ساتھ تعاون فرما دیں گے۔

(مہتمم اشاعت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تصحیح

۱۔ الفضل ۱۰ فروری ۱۹۵۹ء میں عبدالمجید صاحب کی وصیت ۱۵۱۹۳ شائع ہوئی ہے جس میں have gat a shal in a printing press شائع ہوا ہے۔ اصل میں I have gat a shar in a "printing press" ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

۲۔ الفضل ۱۱ فروری ۱۹۵۹ء میں ناصر احمد صاحب ولد قاضی عبدالسلام صاحب کی وصیت شائع ہوئی ہے۔ جس میں ان کا نمبر وصیت ۱۵۱۵۲ شائع ہوا ہے۔ اصل نمبر ۱۵۰۵۲ ہے۔ اسی طرح امۃ الرحمٰن صاحبہ زوجہ محمد طفیل صاحب کا نمبر وصیت ۱۵۱۵۳ شائع ہوا ہے۔ اصل نمبر ۱۵۱۷۳ ہے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرمی سید خورشید علی صاحب ایم اے ایل ایل بی (جو ریاست پٹیالہ و مالیر کوٹلہ میں ممتاز وزیر بھی رہے ہیں) حال مقیم سرگودھا کی بیٹی امسال بی اے کا امتحان دینا ہے۔ اور لڑکے عباس نے میٹرک کا۔ وہ حضرت اقدس اور بزرگان سلسلہ سے خاص طور پر دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (خاکسار ربہ صوفی عبدالرحیم لدھیانوی سابق ایس ڈی او ریلوے ( ))

۲۔ میرے بہنوئی مکرم عبدالحمید خان صاحب ہیڈ ماسٹر پر ایک مقدمہ دائر ہے۔ احباب کرام سے درخواست ہے۔ کہ ان کی باعزت بریت کے لئے دعا فرمائیں۔ (پیر خلیل احمد ربوہ)

۳۔ میرے خسر مکرم سید نعمت علی شاہ صاحب دوبارہ بیمار ہو گئے۔ ان کی مکمل شفا اور مخلصی کے لئے دعا فرمائیں۔ (میر سجاد احمد۔ قائد آباد ضلع سرگودھا)

۴۔ محمد حسین کھرل چک ۲۷۸ ج ب ضلع لائلپور عرصہ دراز سے بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کامل صحت عطا فرمائے۔ (فیروز الدین انسپکٹر تحریک جدید ربوہ)

ریشم کے کیڑے

(سلسلہ کیلئے دیکھیں الفضل ۱۰ فروری ۱۹۵۹ء)

(۲)

جیسے ہی یہ علامات ظاہر ہوں خوراک فوراً بند کر دینی چاہیئے۔ نیند کی مدت ۱۲ سے ۱۶ گھنٹے تک ہوتی ہے۔ جب کیڑے خواب سے بیدار ہوں تو ان کو خوراک خوب پیٹ بھر کر دینی چاہیئے اور ساتھ ہی کپڑا تبدیل کر دینا چاہیئے۔ ریشم کا کیڑا بہت صفائی پسند ہوتا ہے اور آپ اسے جتنا صاف ستھرا رکھیں گے یہ اتنا ہی تندرست اور تنومند ہوگا۔ بستر تبدیل کرنے کے لئے تازہ پتے ڈال دیں۔ کیڑے ان کے اوپر چڑھ جائیں گے ان کو الگ چارپائی پر رکھ دیں۔ اور خشک پتے نیچے سے نکال کر پھینک دیں۔

— دوسری نیند:- پہلی خواب کے ساتویں دن بعد یعنی تاریخ پیدائش سے پندرہ دن کے بعد دوسری خواب آئے گی۔

— تیسری نیند: دوسری نیند کے چھ دن بعد اور تاریخ پیدائش کے ۲۱ دن بعد تیسری نیند آئے گا۔ جب کیڑے اس خواب سے بیدار ہوں گے۔ تو پہلے سے موٹے نظر آئیں گے

— چوتھی نیند:- تیسری نیند کے آٹھ دن بعد (تاریخ پیدائش کے ۲۹ دن بعد) کیڑا کھانا بند کر دیتا ہے۔ اور کویا بنانے کے لئے مناسب جگہ کی تلاش میں ادھر ادھر گھومتا ہے۔ ایسے موقعہ پر گندم کی نالی یا باڑ کے گٹھے کہیں کہیں پھینک دینے چاہئیں تاکہ کیڑے اس پر چڑھ کر کوئے یعنی کوکون بنا سکیں۔ پتوں یا شہتوت کی چھوٹی چھوٹی شاخوں پر بنائے ہوئے کوئے اچھے نہیں ہوتے۔ جب کوئی یا ٹوٹیاں بننی شروع ہوں تو اس نے پورے سات دن بعد ان کو نہایت احتیاط سے اتار کر دھوپ میں کم از کم سات دن تک خشک کریں۔ دھوپ میں خشک کرنے کا مقصد کیڑے کو مارنا ہوتا ہے۔ اگر ایسا نہ کیا جائے تو کیڑا اتتلی بن کر کوئے کو کاٹ کر باہر آ جاتا ہے اور ریشم بے کار ہو جاتا ہے۔

کیڑوں کی خوراک کا اندازہ

کیڑوں کی خوراک کا اندازہ مندرجہ ذیل ہے۔ یہ اندازہ ایک اونس انڈوں سے نکلے ہوئے بچوں کے لئے ہے۔

پہلا درجہ:- پانچ سیر پتے۔ دوسرا درجہ:- پندرہ سیر پتے۔ تیسرا درجہ:- پینتالیس سیر پتے۔ چوتھا درجہ ۱۲۵ سیر پتے۔ پانچواں درجہ ۲۵ من پتے۔

مجموعی طور پر ۳۰ من پتوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ جو تقریباً ۲۵ مکمل درختوں سے حاصل ہو سکتے ہیں۔

ریشم کی مقدار

اگر ایک اونس انڈوں سے نکلے ہوئے کیڑے احتیاط سے پالے جائیں تو ان سے ۱۴ سے ۱۸ سیر تک خشک کوئیاں حاصل ہو سکتی ہیں۔

جن لوگوں کو اس صنعت سے دلچسپی ہو انہیں محکمہ صنعت و حرفت ہر قسم کی آسانیاں بہم پہنچاتا ہے۔ جن علاقوں میں تحریک ترقی دیہات کے ترقیاتی دفاتر کھل چکے ہیں وہاں تحریک کے دیہی کارکن ہر ممکن امداد کرنے اور فنی مشورہ دینے کو تیار رہتے ہیں۔ ان سے بھی استفادہ کیا جا سکتا ہے۔

کیا آپ کے ہاں مجلس اطفال الاحمدیہ قائم ہے؟

جماعت احمدیہ کی آئندہ ترقی کا بہت کچھ انحصار احمدی بچوں کی صحیح تربیت اور ان میں دین کی خدمت کا جذبہ پیدا کرنے پر منحصر ہے۔ اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے ہمارے بالغ نظر امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس اطفال قائم فرمائی کہ:

"خدام الاحمدیہ کی ایک شاخ ایسی بھی کھول جائے جس میں پانچ چھ سال کی عمر سے کر پندرہ سال تک کی عمر کے بچے شامل ہو سکیں۔"

(الفضل ۲۲ اپریل ۱۹۳۸ء)

حضور کے ارشاد کے ماتحت مجلس اطفال الاحمدیہ قائم کی گئی ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ احباب اس کی اہمیت کو محسوس فرمائیں۔ اور جہاں جہاں بھی خدام الاحمدیہ کی تنظیم قائم ہے وہاں اطفال الاحمدیہ بھی قائم کریں اور یوں اپنے بچوں کی مناسب تربیت کا انتظام کر کے اپنے فرض سے عہدہ برآ ہوں۔

مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

نارتھ ویسٹرن ریلوے — لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

۶-۱۹۵۹ء کے دوران مندرجہ ذیل علاقائی کاموں کے لئے زیر دستخطی کو نظر ثانی شدہ شیڈول
پر مبنی شرح فیصد ریٹ کے سر بمہر ٹنڈر ۲۴ فروری ۱۹۵۹ء کے ۱۰ بجے دوپہر تک مقررہ فارموں پر مطلوب
ہیں۔ یہ فارم اسی دفتر سے ۲۴ فروری کے ایک بجے دوپہر تک ایک روپیہ فی فارم کے حساب سے
حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ ٹنڈر اسی روز اڑھائی بجے بعد دوپہر سب کے سامنے کھولے جائیں گے۔
زر ضمانت جو ڈویژنل پے ماسٹر این ڈبلیو آر
لاہور کے پاس جمع کرانا ہو گا۔

کام

I زون ورکس

زون	کام	زر ضمانت	سب ڈویژن
زون نمبر ۱:۔	آئی۔ او۔ ڈبلیو اوکاڑہ اور اے۔ آئی او ڈبلیو قصور کے سیکشن میں	۵۰۰/- روپے	سب ڈویژن نمبر ۱
زون نمبر ۲:۔	آئی۔ او۔ ڈبلیو ۳/ لاہور کے سیکشن میں	۵۰۰/- روپے	سب ڈویژن نمبر ۲
زون نمبر ۳:۔	آئی۔ او۔ ڈبلیو مغلپورہ کے سیکشن میں	۵۰۰/- روپے	سب ڈویژن نمبر ۲
زون نمبر ۴:۔	آئی او ڈبلیو ۱/ لاہور کے سیکشن میں	۵۰۰/- روپے	سب ڈویژن نمبر ۲
زون نمبر ۵:۔	آئی او ڈبلیو ۲/ لاہور اور اے۔ آئی او ڈبلیو بدوملہی کے سیکشن میں۔	۵۰۰/- روپے	سب ڈویژن نمبر ۲

II سپلائی زون

ٹھکیدارانہ طور پر سرانجام پانے والے کاموں کیلئے اینٹوں کے علاوہ دیگر تعمیری سامان کی فراہمی

زون	کام	زر ضمانت
A E N/۱ زون نمبر ۶:۔	آئی او ڈبلیو اوکاڑہ اور اے۔ آئی او ڈبلیو قصور کے سیکشن میں	۵۰۰/- روپے
A E N/۲ زون نمبر ۷:۔	آئی۔ او۔ ڈبلیو ۳ لاہور اور ۴ مغلپورہ اور ڈی ایس (ڈبلیو) مغلپورہ کے سیکشن میں۔	۵۰۰/- روپے
A.E.N/۳ زون نمبر ۸:۔	آئی۔ او۔ ڈبلیو ۱/ اور ۲ لاہور اور اے۔ آئی او ڈبلیو بدوملہی کے سیکشن میں۔	۵۰۰/- روپے

صرف وہی ٹھیکیدار جن کے نام اس ڈویژن کی منظور شدہ فہرست میں درج ہوں ٹنڈر داخل کریں۔ جن ٹھیکیداروں کے نام منظور شدہ فہرست میں درج نہ ہوں انہیں چاہیئے کہ وہ لازمی طور پر اپنے نام ۲۴ فروری ۱۹۵۹ء سے قبل اپنے نام رجسٹر کرالیں۔

تفصیلی شرائط اور نرخوں کی نظر ثانی شدہ شیڈول ایام کار میں سے کسی روز بھی اس دفتر میں آکر دیکھے جا سکتے ہیں۔ ریلوے کا محکمہ کم سے کم لاگت والے یا کسی بھی ٹنڈر کو منظور کرنے کا پابند نہیں ہے۔ ٹھیکیداروں کا اپنا مفاد اسی میں ہے کہ وہ ۲۴ فروری سے پہلے پہلے زر ضمانت ڈویژنل پے ماسٹر این ڈبلیو آر لاہور کے پاس جمع کرا دیں۔ ٹھیکیداروں کو شرح فیصد کے نرخ کامل اعداد میں درج کرنے چاہئیں۔ یکسور پر مشتمل اعداد مسترد کئے جا سکتے ہیں۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ لاہور

ضرورت

(۱) ایک بی۔ اے۔ ٹیوٹر کی ضرورت ہے جو بچوں کو تعلیم دے سکے۔ اگر کوئی استانی ہو تو اسے ترجیح دی جائے گی۔

(۲) ایک ایسے اچھے مکان کی کرایہ پر ضرورت ہے جو کہ گرلز سکول اور بازار کے قریب ہو۔ مندرجہ ذیل پتہ پر احباب تصفیہ فرمائیں۔

پتہ:۔ مرزا عطاء الرحمٰن افریقی۔ مکان حکیم دین محمد صاحب۔ دار الرحمت، ربوہ

ولادت میرے لڑکے مرزا سعید احمد کارکن نصرت آرٹ پریس ربوہ کے ہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۹/۲ کی شام کو لڑکی تولد ہوئی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس بچی کو صحت والی لمبی عمر عطا کرے اور اپنے والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے آمین

خاکسار۔ مرزا نذیر علی، بہشتی مقبرہ۔ ربوہ

خطبۂ جمعہ

بقیہ صفحہ اول

اور سفراء باہر جاتے ہیں۔ تو وہ بھی واپس آکر ہمارے مبلغین کے کام کی تعریف کرتے ہیں۔ پچھلے دنوں ایک ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس ربوہ آئے تو انہوں نے بتایا کہ وہ ایک دفعہ ٹرینی ڈاڈ گئے تھے۔ انہوں نے دیکھا کہ احمدیت کے مبلغ کی وجہ سے وہاں پاکستان کی لوگوں میں زیادہ شہرت ہے۔ اسی طرح پرسوں ایک خط آیا کہ کسی عیسائی نے اسلام کے خلاف اعتراضات کئے۔ تو ہمارے مبلغ شکر الٰہی صاحب نے اس کا جواب شائع کیا۔ اسے پڑھ کر شاہ فاروق کی والدہ ملکہ نازلی نے کہا کہ اشاعت اسلام کا کام صرف احمدی مبلغین ہی کر رہے ہیں۔ ان کے سوا اور کوئی یہ کام نہیں کر رہا۔ ان لوگوں نے ہی اس ملک میں اسلام کی عزت کو قائم رکھا ہوا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہمارے مبلغین کے ذریعہ غیر ممالک میں اسلام کو عظمت حاصل ہوتی ہے۔ غیر ملکوں مثلاً مشرقی افریقہ۔ مغربی افریقہ۔ جرمنی۔ سکنڈے نیویا سوئٹزرلینڈ۔ ہالینڈ۔ امریکہ اور انگلینڈ میں ہمارے مبلغ اسلام کی اشاعت کرتے ہیں۔ اور جب ان کے ذریعہ سے غیر ممالک میں

اسلام کی عزت

بڑھتی ہے تو ان کے کام پر جہاں احمدی فخر کر سکتے ہیں وہاں غیر احمدی بھی فخر کر سکتے ہیں۔ پچھلے دنوں انڈونیشیا سے ایک چینی لڑکا آیا تھا (انڈونیشیا میں چینی لوگ بھی آباد ہیں) اس لڑکے نے بتایا۔ کہ مجھے احمدی مبلغوں کے ذریعہ ہی تبلیغ ہوئی تھی۔ اور اسی کے نتیجہ میں میں مسلمان ہوا۔ وہ لڑکا بڑا مخلص تھا۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیرونی ممالک میں ہر جگہ اسلام احمدی مبلغین کے ذریعہ سے تقویت پا رہا ہے اور ان کے لئے چندہ کے وعدے بھجوانا چاہیئے وہ فوری طور پر ادا نہ کرے

جائیں ایک بڑی دینی خدمت ہے۔ اور

خدا تعالیٰ کی خوشنودی

کا موجب ہے۔ اگر گورنمنٹ کی مالی حالت اچھی ہو گئی اور اس کے پاس ایکسچینج جمع ہو گیا تو وہ اس نے بہرحال تقسیم کرنا ہے۔ اگر انہوں نے کسی وقت ایکسچینج دیدیا لیکن تحریک جدید روپیہ باہر نہ بھیج سکی تو گورنمنٹ کے نزدیک بھی محکمہ کی سبکی ہو گی۔ اور مبلغ بھی الگ تکلیف اٹھائیں گے۔

وقفِ جدید

کے چندہ میں بھی ابھی دس بارہ ہزار روپیہ کی کمی ہے۔ دوستوں کو اس کی طرف بھی توجہ کرنی چاہیئے۔ پچھلے سال انہوں نے نسبتاً بہت اچھا کام کیا تھا۔ اگر اس سال بھی انہیں روپیہ مل جائے تو امید ہے اگلے سال وہ اور بھی اچھا کام کر سکیں گے۔ پس میں دونوں محکموں کے متعلق چندہ کی تحریک کرتا ہوں۔ اور دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ ان دونوں تحریکات میں چندہ دیکر خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کریں۔ میں نے تحریک جدید کے متعلق اس غلط فہمی کا ازالہ کر دیا ہے کہ چونکہ ایکسچینج نہیں ملتا اسلئے تحریک جدید کے وعدے کرنے اور پھر ان کی وصولی میں کچھ دیر ہو جائے تو کوئی حرج نہیں۔ میں نے بتایا ہے کہ اس میں بڑا سخت حرج ہے علاوہ اسکے کہ ہماری گورنمنٹ کی سبکی ہو گی ہمارے مبلغ بھی بے بس ہو جائینگے۔

اللہ تعالیٰ نے فضل کیا ہے کہ آج دھوپ نکل آئی ہے۔ اگر یہ دھوپ کچھ دن اور بھی نکلی رہی تو امید ہے فصلیں اچھی ہو جائیں گی۔ دوست خدا تعالیٰ کے اس فضل کا شکریہ بھی ادا کریں اور دعائیں بھی کریں کہ خدا تعالیٰ اپنے اس فضل کو جاری رکھے اور اسلام کی اشاعت کیلئے

مالی امداد کے وعدے

کر کے اس فضل کو جذب کرنے کی کوشش کریں۔ تا کہ اللہ تعالیٰ ان کے اس سال کو پچھلے سال سے ہزاروں گنا اچھا کر دے۔ امید ہے کہ دوست ان باتوں کا خیال رکھیں گے اور اپنے وعدوں کو بڑھا کر اسلام کی ترقی اور خدا تعالیٰ کی خوشنودی کے حصول کی کوشش کریں گے۔